۲۔ تاریخ نویسی : بھارتی روایت

۲ء۱ بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

۲ء۲ بھارتی تاریخ نویسی : مختلف فلسفیانہ نظام

۲ء۱ بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

ہم نے پہلے باب میں تاریخ نویسی کی یورپی روایت کے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس باب میں ہم بھارتی تاریخ نویسی کی روایت کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

زمانۂ قدیم میں تاریخ نویسی : قدیم بھارت میں آباواجداد کے کارناموں، دیوی دیوتاؤں سے متعلق روایات، سماجی تغیرات وغیرہ کی یادداشتیں صرف زبانی طور پر محفوظ کی جاتی تھیں۔

ہڑپّا تہذیب میں دریافت ہونے والے قدیم کتبوں کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت میں فنِ تحریر تین ہزار سال قبل مسیح یا اس سے بھی پہلے سے موجود تھا لیکن ہڑپّا تہذیب کا رسمِ خط پڑھنے میں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

بھارت میں تاریخی نوعیت کے سب سے قدیم تحریری ادب کندہ کتبوں کی شکل میں موجود ہے جس کی ابتدا تیسری صدی قبل مسیح میں موریہ سمراٹ اشوک کے زمانے سے ہوتی ہے۔ سمراٹ اشوک کی کندہ تحریریں چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر منقش ہیں۔

پہلی صدی عیسوی سے ہی دھاتوں کے سکے، مورتیاں اور مجسّمے، تانبے کی تختیوں وغیرہ پر کندہ تحریریں دستیاب ہونے لگیں جن سے اہم تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ان تمام کندہ تحریروں کی وجہ سے متعلقہ بادشاہوں کا زمانہ، شجرہ، سلطنت کی وسعت، حکومتی نظام، اہم سیاسی اتھل پتھل، سماجی ڈھانچا، آب و ہوا، قحط جیسے اہم موضوعات کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

قدیم بھارتی ادب میں رامائن، مہابھارت جیسی طویل رزمیہ نظمیں ، پُران، جین اور بدھ مذہب کی کتابیں، مذہبی کتابوں کے علاوہ بھارتی مصنفوں کا تصنیف کردہ تاریخی ادب ، غیرملکی سیاحوں کے سفرنامے بھی تاریخ نویسی کے اہم ماخذ سمجھے جاتے ہیں۔

زمانۂ قدیم کے بادشاہوں کی سوانح اور شاہی خاندانوں کی تاریخ پر مشتمل تحریریں بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

اسے سمجھ لیجیے۔

سوہ گوڑا تامرپٹ : یہ تامرپٹ (تانبے کی تختی) سوہ گوڑا (ضلع گورکھ پور، اُترپردیش) میں دریافت ہوا جسے موریہ عہد کا تامرپٹ مانا جاتا ہے۔ تامرپٹ پر کندہ تحریر براہمی رسم الخط میں ہے۔ تحریر کی ابتدا میں جو نشانات ہیں اس میں درخت کے گرد بنے چبوترے اور پہاڑ (ایک پر ایک موجود تین کمانیں) جیسے نشانات قدیم سکوں پر بھی دِکھائی دیتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ چار ستونوں پر کھڑی دومنزلہ عمارت کی طرح دِکھائی دینے والے نشانات اناج کے گوداموں کو ظاہر کرتے ہوں گے۔ اس تحریر میں اس گودام کے اناج کو احتیاط سے استعمال کرنے کا حکم درج ہے۔ مانا جاتا ہے کہ یہ حکم سوکھے اور قحط جیسے حالات سے نپٹنے کی خاطر احتیاطی اقدامات پر مشتمل ہوگا۔

کے اہم مراحل ہیں۔ ساتویں صدی عیسوی میں بان بھٹ نامی شاعر کی لکھی 'ہرش چرت' نامی سنسکرت نظم تاریخی سوانح کی شکل میں موجود ہے جس میں اس زمانے کی سماجی، معاشی، سیاسی، مذہبی اور تہذیبی زندگی کی عکاسی کی گئی ہے۔

عہدِ وسطیٰ میں تاریخ نویسی : بارھویں صدی عیسوی میں کلہن کی تحریر کردہ 'راج ترنگنی' کشمیر کی تاریخ پر مبنی کتاب ہے۔ اس میں کلہن نے لکھا ہے کہ یہ کتاب تاریخ نویسی کی سائنسی نوعیت کے جدید تصور سے رشتے کو ظاہر کرتی ہے جسے کئی کندہ تحریریں، سکے، قدیم عمارتوں کے باقیات، شاہی گھرانوں کے مصدقہ اندراجات اور مقامی رسم و رواج جیسے کئی وسائل کا باریک بینی سے مطالعہ کر کے لکھا گیا ہے۔

عہدِ وسطیٰ میں بھارت میں مسلم حکمرانوں کے درباری تاریخ نویسوں پر عربی اور فارسی کے اثرات غالب تھے۔ عہدِ وسطیٰ کے مسلم مؤرّخوں میں ضیاء الدین برنی اہم مؤرّخ تھے۔ 'تاریخِ فیروز شاہی' نامی کتاب میں انھوں نے تاریخ نویسی کے مقصد کی وضاحت کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تاریخ نویس کا فرض صرف حکمرانوں کے کارناموں اور فلاح و بہبود کے قصے بیان کرنے پر ختم نہیں ہوجاتا بلکہ حکمرانوں کی خطا کاریوں اور غلط پالیسیوں پر تنقید بھی کرنی چاہیے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ معاصر عہد کی عظیم شخصیات، محققین، ادبا اور سنتوں کے تہذیبی زندگی پر اثرات کا احاطہ بھی کرے۔ برنی کے ان خیالات کی وجہ سے تاریخ نویسی کی وسعت میں اضافہ ہوگیا۔

مغل بادشاہوں کے درباری مؤرّخوں کی تحریروں میں حکمرانوں کی تعریف اور ان سے وفاداری کے پہلوؤں کو خصوصی اہمیت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ ان کے بیان میں نظم کے مناسب اقتباسات اور خوب صورت تصاویر کی شمولیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ مغل حکومت کے بانی بابر کی سوانح حیات 'تزکِ بابری' میں ان جنگوں کا حال رقم ہے جو اسے لڑنی پڑیں۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے سفر اور شہروں کی روداد، معاشی نظام،

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو ریحان البیرونی نے مختلف سائنسی علوم میں بھارتیوں کی کارکردگی اور بھارت کی سماجی زندگی کی معلومات عربی زبان میں تحریر کی۔ اس کے بعد کئی بیرونی سیاحوں نے بھارت کی معلومات دینے والی کتابیں لکھیں جن میں حسن نظامی کی 'تاج المآثر'، منہاج السراج کی 'طبقاتِ ناصری'، امیر خسرو کی مختلف النوع تحریریں، امیر تیمور لنگ کی آپ بیتی 'تزکِ تیموری'، مؤرّخ یحییٰ بن احمد سرہندی کی 'تاریخِ مبارک شاہی' اہم کتابیں ہیں۔ ان تحریروں سے ہمیں بھارت کے عہدِ وسطیٰ کی اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

بیرونی سیاحوں کے ذریعے لکھی ہوئی معلومات بھی بھارت کی تاریخ کے اہم وسائل ہیں۔ ابنِ بطوطہ، عبدالرزّاق، مارکو پولو، نکولو کانتی، باربوسا اور ڈامنگوس پیس ان میں سے چند اہم نام ہیں۔ ان کی تحریروں سے عہدِ وسطیٰ کے بھارت کی تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ایشور داس ناگر، بھیم سین سکسینہ، خافی خان اور نکولائے منوچی اورنگ زیب کے زمانے کے اہم تاریخ نویس تھے۔ مغلیہ دور کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے ان کی تحریریں کافی اہم ہیں۔

رسم و رواج، نباتات وغیرہ کا باریک بینی سے کیا گیا مشاہدہ بھی شامل ہے۔

تاریخ نویسی کے تجزیاتی طریقے کے نقطۂ نظر سے ابوالفضل کی کتاب 'اکبر نامہ' کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تصدیق شدہ اندراجات کے ذریعے تاریخی دستاویزات کا باریک بینی سے لیا گیا جائزہ اور ان میں درج معلومات کی صداقت کی کڑی جانچ ابوالفضل کا تحقیقی طریقہ تھا جو مفروضات سے عاری اور حقیقت پسندانہ تھا۔

تاریخی ادب کی ایک اہم قسم 'بکھر' ہے۔ بہادروں کی

تعریف وتوصیف، تاریخی اُتھل پتھل، جنگیں، عظیم شخصیتوں کی سوانح وغیرہ سے متعلق تحریریں 'بکھر' میں پڑھی جاسکتی ہیں۔

مراٹھی زبان میں مختلف قسم کے بکھر موجود ہیں جس میں 'سبھاسد بکھر' اہم ہے۔ یہ بکھر چھترپتی راجا رام مہاراج کے دورِ حکومت میں کرشناجی انتت سبھاسد نے لکھا ہے۔ اس سے چھترپتی شیواجی مہاراج کے نظامِ حکومت کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

'بھاؤ صاحب کی بکھر' میں پانی پت کی لڑائی کا تذکرہ ہے۔ اسی موضوع پر مبنی 'پانی پت کی بکھر' ایک آزاد بکھر ہے۔ ہولکر کی سرگزشت بنام 'ہولکرانچی کیفیت' سے ہمیں ہولکر گھرانے اور ان کی خدمات کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہے۔

سوانح عمری، شجری سوانح عمری، واقعے کی روداد، فرقہ واری، آپ بیتی، سرگزشت، دیومالائی اور سیاسی بکھر کی قسمیں ہیں۔

جدید دور میں تاریخ نویسی اور برطانوی عہد کی تاریخ :

بیسویں صدی میں انگریزوں کے دَورِ حکومت میں بھارتی آثارِ قدیمہ کے مطالعے کی ابتدا ہوئی۔ بھارتی محکمۂ آثارِ قدیمہ کے پہلے ڈائرکٹر الیکزینڈر کننگھم کی زیرنگرانی کئی قدیم مقامات کی کھدائی کی گئی۔ انھوں نے خاص طور پر بدھ کتابوں میں مذکور مقامات پر توجہ مرکوز کی۔ جان مارشل کے زمانۂ کارکردگی میں ہڑپا تہذیب کی دریافت ہوئی اور یہ ثابت ہوا کہ بھارتی تہذیب کی تاریخ تین ہزار سال قبل مسیح یا اس سے زیادہ قدیم ہے۔

جان مارشل

الیکزینڈر کننگھم

بھارت آنے والے کئی انگریز افسروں نے بھارتی تاریخ کے متعلق لکھا۔ ان کی تحریروں میں انگریزی نوآبادیاتی پالیسیوں کے اثرات نظر آتے ہیں۔

جیمس مل

جیمس مل کی لکھی ہوئی 'دی ہسٹری آف برٹش انڈیا' نامی کتاب ۱۸۱۷ء میں تین جلدوں میں شائع ہوئی۔ بھارتی حکمرانوں پر انگریز مؤرخ کے ذریعے لکھی گئی یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کی تحریر میں معروضی نظریے کا فقدان اور بھارتی تہذیب کے مختلف پہلوؤں کے متعلق متعصّبانہ مفروضات کا عکس صاف طور پر دِکھائی دیتا ہے۔ ۱۸۴۱ء میں ماؤنٹ اسٹوارٹ ایلفنسٹن نے 'دی ہسٹری آف انڈیا' نامی کتاب لکھی۔ وہ ممبئی کے گورنر (۱۸۲۷-۱۸۱۹ء) تھے۔

بھارت کی تاریخ میں مراٹھا دَورِ حکومت کو اہم مقام حاصل ہے۔ مراٹھا حکومت کی تاریخ لکھنے والے انگریز افسروں میں جیمس گرانٹ ڈَف کا نام اہم ہے۔ اس نے 'دی ہسٹری آف مراٹھاز' نامی کتاب لکھی جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ بھارتی تہذیب اور تاریخ کو کمتر لکھنے کی انگریزی افسروں کی ذہنیت گرانٹ ڈف کی تحریروں میں بھی جھلکتی ہے۔ یہی رویہ راجستھان کی تاریخ لکھنے والے کرنل ٹاڈ جیسے افسر کی تحریر میں بھی دِکھائی دیتی ہے۔ ولیم وِلسن ہنٹر نے بھارت کی دولختہ تاریخ لکھی جس میں اس کا غیر جانبدارانہ رویہ دِکھائی دیتا ہے۔

ڈف کی تاریخ نویسی کے نقائص اُنیسویں صدی میں نیل کنٹھ جناردن کیرتنے اور وی کے راجواڑے نے اُجاگر کیے۔

۲ء۲ بھارتی تاریخ نویسی : مختلف فلسفیانہ نظام

نوآبادیاتی تاریخ نویسی : بھارتی تاریخ کا مطالعہ اور اسے تحریر کرنے والے ابتدائی تاریخ نویسوں میں خاص طور پر

انگریز افسران اور عیسائی مبلغین شامل تھے۔ بھارتی تہذیب کمتر درجے کی ہے اس مفروضے کا عکس ان میں سے بعض کی تحریروں میں نمایاں نظر آتا ہے۔ برطانوی نوآبادیاتی حکومت کی تائید کے لیے ان کی تاریخ نویسی کا استعمال کیا گیا۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۷ء کے درمیان شائع ہونے والی 'کیمبرج ہسٹری آف انڈیا' کی پانچ جلدیں اس نوآبادیاتی تاریخ نویسی کی اہم مثال ہے۔

مستشرقی تاریخ نویسی : یورپ میں کچھ تحقیقی مطالعہ کرنے والوں میں مشرقی تہذیب اور مشرقی ممالک کے متعلق تجسّس پیدا ہوا۔ ان میں احترام اور قدر افزائی کرنے والے کچھ محقق بھی تھے۔ انھیں مستشرق کہا جاتا ہے۔

مستشرق محققوں نے سنسکرت اور یورپی زبانوں میں یکسانیت کا مطالعہ کیا۔ مستشرق عالموں کا زور ویدک اور سنسکرت ادب کے مطالعے پر تھا۔ وہیں سے یہ تصور سامنے آیا کہ ان زبانوں کو جنم دینے والی کوئی انڈو- یورپین زبان موجود تھی۔

۱۷۸۴ء میں سر ولیم جونس نے کولکاتا میں 'ایشیاٹک سوسائٹی' کی بنیاد ڈالی جس سے قدیم بھارتی ادب اور تاریخ کے مطالعے کو تحریک ملی۔

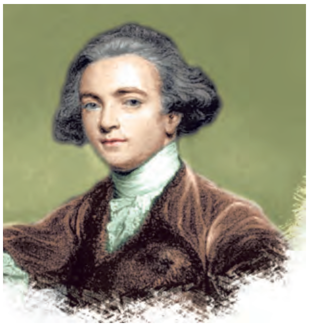
ولیم جونس

مستشرق محققین میں فریڈرک میکس میولر نامی جرمن محقق کا خصوصی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان کے نقطۂ نظر سے سنسکرت زبان 'ہند- یوروپی' زبانوں کے گروہ کی سب سے قدیم شاخ تھی۔ انھیں سنسکرت ادب سے خصوصی لگاؤ تھا۔ انھوں نے 'ہت اُپدیش' نامی سنسکرت کتاب کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ اسی طرح 'دی سیکریڈ بکس آف دَ ایسٹ' کے نام سے پچاس جلدیں ترتیب دیں۔ انھوں نے رگ وید کی تالیف کا کام کیا جو چھے جلدوں میں شائع ہوئی۔ انھوں نے رگ وید کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا۔

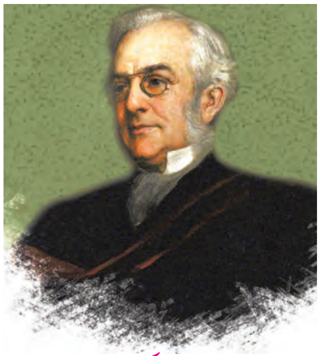
فریڈرک میکس میولر

حالیہ زمانے میں ایڈورڈ سعید نامی مفکر نے مستشرقین کی تحریروں میں پوشیدہ سامراجی مفادات پر سے پردہ اُٹھانے کا کام کیا۔

قوم پرستانہ تاریخ نویسی : اُنیسویں اور بیسویں صدی میں انگریزی تعلیم یافتہ بھارتی مؤرّخوں کی تحریروں میں بھارت کی قدیم ثقافت پر فخر اور بھارتیوں میں خودی کو بیدار کرنے کا رجحان دِکھائی دیتا ہے۔ ان کی تحریروں کو قوم پرست تاریخ نویسی کہا جاتا ہے۔ مہاراشٹر میں قوم پرستانہ تاریخ نویسی کو وشنو شاستری چپلونکر سے تحریک ملی۔ انگریز افسروں کی لکھی ہوئی قدیم بھارت کی مفروضہ غلط تاریخ کی انھوں نے مخالفت کی۔ اسی طرح قومی تاریخ لکھنے والے مؤرّخوں نے بھارت کی تاریخ کا سنہری دور تلاش کرنے کی کوشش کی۔ یہ کام کرتے وقت ان پر تنقید بھی کی گئی کہ انھوں نے تاریخی حقائق کی تجزیاتی چھان بین کو نظر انداز کیا۔ مہادیو گووند راناڈے، رام کرشن گوپال بھنڈارکر، ونایک دامودر ساورکر، راجندر لال مِشر، رمیش چندر مُجمدار، کاشی پرساد جیسوال، رادھا کمد مکھرجی، بھگوان لال اندرجی، واسودیو وِشنو میراشی، اننت سداشیواڑتے کر جیسے چند قوم پرست مؤرّخوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'دی رائز آف دَ مراٹھا پاور' کتاب میں جسٹس مہادیو گووند راناڈے نے مراٹھا حکومت کے عروج کا پس منظر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ مراٹھا حکومت کا عروج جنگل میں اچانک لگنے والی آگ نہیں تھا بلکہ مہاراشٹر میں سماجی، تہذیبی اور مذہبی شعبوں میں اس کی تیاری کافی عرصے سے جاری تھی۔

تاریخ نویسی، زبانوں کا تاریخی و تقابلی مطالعہ، الفاظ کی اصل، اشتقاق وغیرہ کا علم، قواعد جیسے کئی مضامین پر بنیادی تحقیق کرنے والے اور مراٹھی زبان میں تحریر کرنے والے مؤرّخ کی حیثیت سے راجواڑے مشہور ہیں۔ انھوں نے اپنی تاریخ خود لکھنے پر زور دیا۔ 'مراٹھوں کے تاریخی ماخذ' کے عنوان سے انھوں نے ۲۲ر جلدیں ترتیب دیں، جس میں ان کا پیش لفظ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ''تاریخ صرف سیاسی اُتھل پتھل، حکومت حاصل کرنے کے داؤ پیچ اور جنگوں سے متعلق حقائق ہی نہیں بلکہ ماضی میں سماج کی ہمہ پہلو زندگی کی عکاسی کا نام ہے۔'' اصلی دستاویزات کے ذریعے تاریخ لکھے جانے پر ان کا زور تھا۔

وی۔ کے۔ راجواڑے

کیا آپ جانتے ہیں؟

تاریخ کے تحقیقی مطالعے کے لیے وی۔ کے۔ راجواڑے نے پونہ میں ۷ر جولائی ۱۹۱۰ء کو 'بھارت اِتیہاس سنشودھک منڈل' قائم کیا۔

''انسانی تاریخ وقت اور مقام (زمان ومکاں) کی گرفت میں ہوتی ہے۔ کسی بھی واقعے کی وضاحت کرنے کے لیے اسے مخصوص زمانے اور مخصوص مقام پر پھیلا کر پرکھنا چاہیے۔ زمانہ، مقام اور شخص کے مثلث کو ہی واقعہ اور تاریخی واقعے کی اصطلاح دی جاسکتی ہے۔''

– وی کے راج واڑے

انگریزوں کے خلاف بھارتیوں کی آزادی کی لڑائی کو متحرک کرنے کے لیے قوم پرستانہ تاریخ نویسی کا استعمال ہوا جس میں ویر ساورکر کی تحریر کردہ 'دی انڈین وار آف انڈیپنڈنس - ۱۸۵۷ء' (۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی) کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

مجاہد آزادی ساورکر

قوم پرست تاریخ نویسی کے اثرات کی وجہ سے علاقائی تاریخ نویسی کو تحریک ملی۔ جنوبی بھارت کی جغرافیائی خصوصیات اور تاریخ کی جانب مؤرّخوں کی آزادانہ طور پر توجہ مرکوز ہوئی۔

مابعد آزادی تاریخ نویسی : ایک طرف شاہی خاندانوں کی تاریخ پر زور دینے والی تاریخ نویسی کی جارہی تھی تو تہذیبی، سماجی، معاشی تاریخ لکھنے کی ابتدا بھی ہوچکی تھی۔ آزادی کے بعد کے دور میں سماج، سائنس، معاشی نظام، سیاسی نظام، مذہبی رجحانات اور تہذیبی پہلوؤں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت مفکروں کو محسوس ہوئی۔ اس دَور کی تاریخ نویسی میں تین نئے رجحانات دِکھائی دیتے ہیں۔ (۱) مارکس وادی تاریخ (۲) محروموں کی تاریخ (۳) نسائی تاریخ۔

مارکس وادی تاریخ : مارکس وادی تاریخ نویسوں کی تحریروں میں معاشی نظام میں ذرائع پیداوار، طریقہ اور پیداواری عمل میں انسانی تعلقات کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ہر سماجی واقعے کے عام لوگوں پر ہونے والے اثرات کا تجزیہ کرنا مارکس وادی تاریخ نویسوں کا اہم اُصول تھا۔

مارکس وادی تاریخ نویسوں نے ذات پات کے نظام میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا۔ بھارت میں مارکس وادی تاریخ نویسی پُر اثر طریقے سے پیش کرنے والے مؤرّخوں میں دامودر دھرمانند کوسمبی، کامریڈ شری پاد امرت ڈانگے، رام شرن شرما، کامریڈ شرد پاٹل وغیرہ کا اہم کردار ہے۔ ڈانگے 'انڈین

کمیونسٹ پارٹی‘ کے بانی ارکان میں سے ایک تھے۔ ان کی ’پریمیٹو کمیونزم ٹو سلیوری‘ نامی کتاب مارکس وادی تاریخ نویسی کی مثال ہے۔

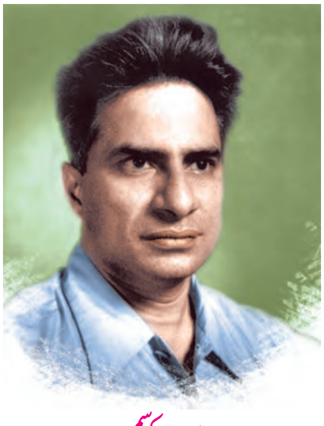
دامودر کوسمبی

محروموں (Subattern) کی تاریخ : یوں کہا جاتا ہے کہ محروم طبقات کی تاریخ لکھنے کی ابتدا مارکس وادی تاریخ نویسی کے سلسلے سے ہی ہوئی۔ تاریخ نویسی کی ابتدا سماج کے نچلے طبقات کے عام لوگوں کی سطح سے کرنی چاہیے۔ اس خیال کو پیش کرنے میں اٹلی کے فلسفی اینٹونیو گرام کا مقام اہم ہے۔

محروم طبقات کی تاریخ نویسی میں عوامی روایت کو ایک اہم ماخذ مانا جاتا ہے۔ رنجیت گُہا نامی بھارتی مؤرّخ نے محروموں کی تاریخ کو ایک اہم نظریے کی حیثیت دلائی لیکن اس سے قبل ہی بھارت میں مہاتما جیوتی با پھلے اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی تحریروں میں محروم طبقات کی تاریخ نمایاں طور پر دِکھائی دیتی ہے۔ مہاتما پھلے نے ’غلام گیری‘ نامی کتاب میں نچلی ذاتوں کی تاریخ نئے سرے سے رقم کی۔

مہاتما جیوتی راوٴ پھلے

مذہب کے نام پر خواتین اور نچلے طبقات کے استحصال کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

بھارت کی تہذیبی اور سیاسی تعمیر میں دلت طبقے کا اہم حصہ ہے۔ بھارت میں نوآبادیاتی اور قوم پرست تاریخ نویسی میں انھیں نظر انداز کیا گیا۔ اس بات کے پیشِ نظر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے مسلسل مضامین لکھے۔ ان کی اہم تحریروں میں ’ہُو وَر دَ شودراز‘ (شودر کون تھے؟) اور ’دَ اَنچھُ ابلس‘ (اچھوت) نامی کتابیں محروموں کی تاریخ کی مثال کہی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

نسائی تاریخ : ابتدا میں بھارت کی تاریخ نویسی کے شعبوں میں خاص طور پر مرد محققین فعال تھے جس کی وجہ سے بھارتی تاریخ میں خواتین کا مقام اور کارنامے نظر انداز ہوتے رہے۔ اس پر مزید روشنی ڈالنا نسائی تاریخ کے مؤرّخوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج تھا۔ اسی طرح خواتین کے تخلیق کردہ ادب کی تحقیق اور جمع کرنا بھی ضروری تھا۔ تاریخ میں خواتین کے مقام کا از سرِ نو جائزہ لینا ضروری تھا۔

اُنیسویں صدی میں خواتین کے متعلق لکھنے والے مصنّفین میں تارابائی شندے کا نام نمایاں ہے۔ انھوں نے مرد کو فوقیت دینے والے سماجی نظام اور ذات پات کے نظام کی مخالفت میں خوب لکھا ہے۔ ۱۸۸۲ء میں منظرِ عام پر آنے والی ان کی کتاب ’استری پرش تلنا‘ اوّلین نسائی تصنیف تسلیم کی جاتی ہے۔ ۱۸۸۸ء میں پنڈتا رَما بائی کی کتاب ’دی ہائی کاسٹ ہندو وومن‘ شائع ہوئی۔

تارابائی شندے

آزادی کے بعد کے دور میں لکھی گئی تحریریں، خواتین کے ساتھ گھر اور کام کاج کی جگہ روا رکھے جانے والے سلوک، سیاسی

مساوات کا حق جیسے موضوعات پر مرکوز دِکھائی دیتی ہیں۔ موجودہ دور میں شائع ہونے والی نسائی تحریروں میں میرا کوسمبی کی ’کراسنگ تھریش ہولڈس : فیمنسٹ ایسیز اِن سوشل ہسٹری‘ نامی کتاب کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں مہاراشٹر کی پنڈتا رَما بائی، بھارت کی پہلی فعال رہنما خاتون ڈاکٹر رکھما بائی جیسی خواتین کی زندگیوں پر تحریر کردہ مضامین شامل ہیں۔ دلت خواتین کے نظریے سے مہاراشٹر میں سماجی طبقات، ذات وغیرہ کے متعلق لکھا گیا جس میں شرمیلا ریگے کی تحریریں اہم ہیں۔ ’رائٹنگ کاسٹ، رائٹنگ جینڈر : ریڈنگ دلت وومنس ٹیسٹی مونیز‘ میں دلت خواتین کی سوانح پر لکھے گئے مضامین جمع کیے گئے ہیں۔

مخصوص نظریات کے حامل نہ ہوتے ہوئے تاریخ لکھنے والوں میں سر جادو ناتھ سرکار، سریندر ناتھ سین، ریاست کار گووند سکھا رام سردیسائی، ترمبک شنکر شیجولکر کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

گووند سکھا رام سر دیسائی نے ’مراٹھا ریاست‘ شائع کر کے مراٹھی تاریخ نویسی کے شعبے میں نمایاں کام انجام دیا۔ ان کا یہ کارنامہ اتنا مقبول ہوا کہ لوگ انھیں ’ریاست کار‘ کے نام سے جاننے لگے۔ انھوں نے مراٹھوں کی مکمل تاریخ کئی جلدوں میں مرتب کی۔

موجودہ زمانے میں وائی ڈی پھڑکے، رام چندر گہا وغیرہ محققوں نے جدید تاریخ نویسی میں نمایاں کام انجام دیے ہیں۔

بھارتی تاریخ نویسی پر بھارت میں جنم لینے والی سماجی اور سیاسی تحریکوں کے اثرات تھے۔ اسی کے ساتھ بھارتی تاریخ نویسی کی روایت آزادانہ طور پر استحکام کے ساتھ ترقی پاتی نظر آتی ہے۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ بھارتی محکمۂ آثارِ قدیمہ کے پہلے ڈائرکٹر .... تھے۔

(الف) الیکزینڈر کننگھم

(ب) ولیم جونس

(ج) جان مارشل

(د) فریڈرک میکس میولر

۲۔ .... نے سنسکرت کتاب ’ہِت اُپدیش‘ کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔

(الف) جیمس مِل

(ب) فریڈرک میکس میولر

(ج) ماؤنٹ اسٹوارٹ ایلفنسٹن

(د) جان مارشل

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ ہؤ وَرڈ زِن – محروموں کی تاریخ

۲۔ استری پُرش تلنا – نسائی تاریخ

۳۔ دی اِنڈین وار آف اِنڈی پینڈنس 1857 – مارکس وادی تاریخ

۴۔ گرینڈ ڈف – نو آبادکاروں کی تاریخ

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ علاقائی تاریخ نویسی کو تحریک ملی۔

۲۔ ’بکھر‘ تاریخی ادب کی اہم قسم ہے۔

(۳) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ مارکس وادی تاریخ نویسی کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ تاریخ نویسی میں مشہور مؤرّخ وی۔کے۔ راجواڑے کی خدمات بیان کیجیے۔

(۴) (الف) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

جیمس مِل	دی برٹش ہسٹری آف انڈیا
جیمس گرانٹ ڈف	....
....	دِ ہسٹری آف انڈیا
شری پادا ے۔ ڈانگے	....
....	ہُو وَرد شودرز

(ب) درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

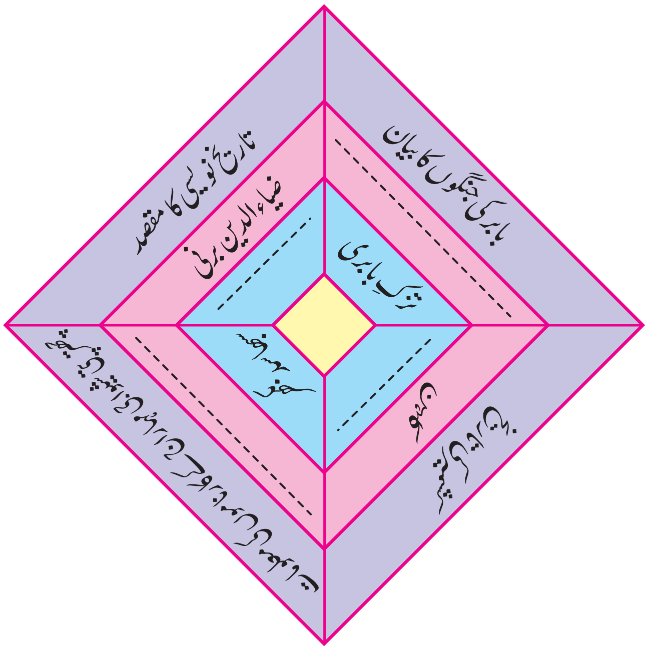

(۵) درج ذیل تصورات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ استشراقی تاریخ نویسی

۲۔ قوم پرست تاریخ نویسی

۳۔ محروموں کی تاریخ

سرگرمی

سبق میں جن مؤرّخوں کا ذکر آیا ہے، انٹرنیٹ کی مدد سے ان کے کاموں کی معلومات دینے والا باتصویر قلمی رسالہ تیار کیجیے۔

3L2UC3